روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ یکم اکتوبر 2014ء 5 ذوالحج 1435 ہجری یکم اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 224

دشمن کے مقابل نصرت الٰہی کی جامع دعا

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کیلئے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش کے اس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ (تفسیر طبری جزء3 صفحہ 434)

سورۂ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ تاکید فرماتے کرتے تھے کہ ان آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل وعیال کو یاد کراؤ۔ کیونکہ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دعا پر مشتمل ہیں۔ (الدر المنثور جلد1 صفحہ 378)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سوال: روحانی زندگی کس طرح مل سکتی ہے؟

جواب: ”خدا کے فضل سے“۔

سوال: ہمیں کچھ کہنا چاہئے کہ روحانی زندگی ہم کو مل جاوے؟

جواب: ہاں۔ دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر گویا دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے، تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں۔ اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا، جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے۔ جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ جب تک انسان خود دعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو، وہ اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے، تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی۔ راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے۔ صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے، اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور میں بدل دیتا ہے۔

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے، آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پا لیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 492)

سچائی و معرفت کا نور

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانہ میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے۔ نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

☆..........☆..........☆

اداریہ

نماز استسقاء۔خدا کی معیت اور قربت کا ثبوت

قبولیت دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کو یہ نشان پوری عظمت کے ساتھ عطا کیا گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے روزمرہ امور سے لے کر عالمی معاملات تک قبولیت دعا کے نشان جماعت کے ہمراہ ہیں اور اس کی شوکت میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔

ذیل میں حضرت مصلح موعود کے دور کا ایک واقعہ درج کرنا مقصود ہے۔ حضور کے متعلق تو فرمایا گیا تھا کہ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ یعنی وہ لحہ لحہ آپ کے ساتھ تھا۔ اور آپ کی تضرعات کو سنتا تھا۔

یہ واقعہ ایک نماز استسقاء سے متعلق ہے جو قادیان میں 30/اگست 1939ء کو ادا کی گئی۔ حضور ان دنوں قادیان میں نہیں تھے۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ قادیان نے 19/اگست 1939ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں نماز استسقاء ادا کی۔ مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منال تار ارسال کیا کہ اس وقت استسقاء کے لئے نماز پڑھی جارہی ہے۔ حضور سے بھی دعا کی التجا ہے۔

اسی دن شام کو معلوم ہوا کہ ہندوؤں وغیرہ نے اس نماز کو ایک علامت قرار دیا ہے۔ اور وہ گویا امتحان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعا سنتا ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 20/اگست کی رات کو زور کی بارش برسائی۔ میں نے اس واقعہ کی طرف الفضل 23/اگست میں توجہ دلا کر ہندو بھائیوں سے خدائے سمیع الدعا کے ماننے کی اپیل کی۔ قادیان کے ہندوؤں وغیرہ نے سینکڑوں نشان دیکھے۔ مگر وہ ان سے اعراض کرتے رہے۔ قبولیت دعا کے اس تازہ واقعہ کے ایک دو روز بعد ہندوؤں نے جگ کیا اور پرارتھنا کی۔ تا آئندہ بارش ان کی پرارتھنا کا نتیجہ قرار دی جاسکے۔ مگر اس کے بعد بارش نہ ہوئی۔ بلکہ جو بادل آسمان پر جھومتے پھرتے تھے وہ بھی غائب ہوگئے۔ پھر احرار نے 26/اگست کو استسقاء کی نماز پڑھی۔ لیکن پھر وہی حال رہا۔ اور تین دن تک کوئی بارش نہ ہوئی۔

29/اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دھرمسالہ سے دارالامان واپس تشریف لائے۔ تو حضور کے جو خدام سائیکلوں پر حضور کی پیشوائی کے لئے رجادہ کی نہر کے پل پر حاضر تھے۔ ان میں خاکسار بھی تھا۔ حضور نے وہاں موٹر سے اتر کر ہر بھائی سے مصافحہ فرمایا۔ پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا اس جگہ تو بارش کا اثر باقی نہیں۔ آپ نے لکھا تھا کہ بارش ہوگئی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور اس وقت بارش ہوئی تھی۔ مگر بعد ازاں ہندوؤں نے جگ کیا۔ اور نشان رحمت کو مشتبہ کرنا چاہا۔ پھر ان کے بعد احرار نے نماز استسقاء پڑھ کر بارش کو مزید ملتوی کر دیا۔ حضور نے فرمایا ان کی نماز پر تو آج تین دن ہوگئے ہیں۔ میں نے عرض کیا اب حضور تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اپنے فضل کی بارش نازل فرمائے گا۔ حضور نے تبسم فرمایا اور میں نے چہرہ پر توجہ الی اللہ کا اثر محسوس کیا۔

ابھی اس واقعہ پر چوبیس گھنٹے نہیں گزرے۔ کیونکہ کل پانچ بجے یہ گفتگو ہوئی اور آج ساڑھے تین بجے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے خوب زور کی بارش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس بارش کو بابرکت بنائے۔ اور مزید فضل نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین

یہ واقعہ اپنی ساری تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ کاش ہمارے ہندو اور غیر احمدی بھائی غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کس کی مقبولیت پر دلالت کر رہی ہے۔ (الفضل یکم ستمبر 1939ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے یکم ستمبر 1939ء کے خطبہ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قبولیت دعا کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کچھ بارش ہوگئی۔ اس کے بعد دوسروں نے بھی ضد کی وجہ سے نماز پڑھنا چاہی۔ مگر چونکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم احمدیوں کے مقابلہ کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی نہ سنی گئی۔ اگر وہ ایسا نہ کہتے تو ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعا بھی سن لیتا مجھے بعض احمدیوں کی طرف سے بھی ایسے خطوط ملے کہ غیر احمدیوں نے دعا کی ہے اور ہندوؤں نے بھی جگ وغیرہ کیا ہے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعا نہ سنے مجھے اس سے تکلیف ہوئی اور جب مجھے غیر احمدیوں اور ہندوؤں کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ وہ کہتے ہیں کہ اب احمدی تو دعا کر چکے۔ اب ہم دعا کریں گے اور ہماری دعاؤں سے بارش ہوگی۔ تو مجھے اس سے بھی تکلیف ہوئی۔ اور میں نے دل میں کہا کہ افسوس! یہ لوگ خدا تعالیٰ کی دینی نعمت سے تو محروم تھے ہی۔ مگر دنیوی نعمتوں کا دروازہ کھلا تھا جسے انہوں نے اس طرح بند کر لیا جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے کہا کہ چونکہ انہوں نے مقابلہ کا رنگ اختیار کیا ہے۔ اس لئے اب ان کی دعا نہیں سنی جائے گی۔ اور تین روز تک تو بارش نہیں ہوگی۔ جب میں واپس آیا۔ تو رستہ میں مجھے مولوی ابوالعطاء صاحب ملے میں نے دریافت کیا کہ احرار نے 26 تاریخ کو دعا کی تھی۔ اب تک بارش تو نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا نہیں ہوئی میں نے کہا خیر اب تین دن گزر گئے ہیں مولوی صاحب نے کہا کہ آپ کا انتظار تھا۔ اب ہو جائے گی۔ میں نے اسی وقت آسمان کی طرف نگاہ کر کے دعا کی۔ کہ الٰہی تیرا بارش کا قانون تو عام ہے۔ وہ خاص بندوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ مگر بعض اوقات دل میں امید پیدا ہو جاتی ہے جو اگر پوری نہ ہو۔ تو بعض اوقات ابتلاء پیدا ہوتا ہے اور اگر پوری ہو جائے تو تقویت ایمان کا موجب ہوتا ہے اور میں نے دعا کی کہ 24 گھنٹے کے اندر اندر بارش ہو۔ رات کو میں نے انتظار کیا صبح دس بجے کے قریب میں اندر بیٹھا تھا کہ روشندانوں پر چھینٹے پڑنے کی آواز آئی۔ بالکل معمولی ترشح تھا۔ میں نے دعا کی کہ خدایا! ایسی بارش تو کافی نہیں۔ مخلوق کو تو ایسی بارش کی ضرورت ہے۔ جس سے لوگ سیراب ہوں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں باہر نکلا کہ باہر جو دفتر کے آدمی صفائی کر رہے تھے۔ انہیں دیکھوں کہ کام ختم کر چکے یا نہیں۔ میں نے دور ایک چھوٹی سے بدلی دیکھی اور دعا کی کہ خدایا! اسے بڑھا دے اور پھیلا دے اور پندرہ منٹ کے بعد میں نے دیکھا کہ بارش شروع ہوگئی اور پانی بہنے لگا۔ (الفضل 9 ستمبر 1939ء صفحہ 5)

☆..........☆..........☆..........☆..........☆

اکیلا آدمی کیسے نماز باجماعت پڑھے

جب آدمی اکیلا ہو تو باجماعت نماز کیسے پڑھے اس مشکل کا حل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دربار نبوی ﷺ سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دوسرے جہاں تک ساتھیوں کا تعلق ہے۔ یہ مسئلہ بھی آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ کے لئے حل فرما دیا۔ ایک صحابی نے جب دیکھا کہ حضور ﷺ باجماعت نماز پر بہت زور دیتے ہیں تو اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو ایک چرواہا ہوں۔ ایک مزدور ہوں لوگوں کے چند پیسوں پر بھیڑیں پالنے کے لئے اکثر زندگی جنگل میں گزارتا ہوں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی بھی موجود نہیں ہوتا۔ میں تو باجماعت نماز کی ادائیگی سے محروم ہو جاؤں گا۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے بھی کوئی مشکل نہیں جب بھی نماز کا وقت آیا کرے تم اذان دے دیا کرو۔ اگر کوئی مسافر دور سے گزرتا ہوا تمہاری آواز کو سن لے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے گا اور وہ آکر تمہارے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا اگر کوئی مسافر بھی نہ ہو اور کوئی آواز نہ سن رہا ہو، تو خدا آسمان سے فرشتے اتارے گا جو تمہارے پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور اس طرح تمہاری نماز باجماعت ہو جائے گی۔

(خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 120)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/اپریل 2008ء کو اپنے خطبہ جمعہ برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گھانا اور بمقام باغ احمد میں فرمایا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم کی ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو اور نماز کا حق ادا کرنا کیا ہے؟ نماز کا حق یہ کہ اس کے مقررہ اوقات پر ادا کی جائے۔ یعنی جہاں (۔) یا نماز سنٹرز ہوں۔ وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کو کرنے کے لئے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جن کو کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ گھر میں باقاعدہ نماز ادا کریں۔ عورتوں کے لئے نماز معاف نہیں ہے۔ پس ایک (۔) کے حقیقی مومن کہلانے کے لئے نماز ایک انتہائی بنیادی حکم ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 17 جون 2008ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

پرچہ روحانی خزائن جلد 18

(نصف دوم از صفحہ 417 تا آخر)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء)

دفتری استعمال

ID:

حاصل کردہ نمبر

کل نمبر 100

ہدایات: ① یہ پرچہ 31 اکتوبر 2014ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز بذریعہ فیکس نمبر: 047-6213590 یا ای میل: nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔ ② پرچہ پر اپنا نام، ولدیت یا زوجیت، تنظیم، جماعت اور ایڈریس صاف اور واضح لکھیں تا کہ آپ کو جو سند ملے اس پر آپ کے کوائف درست پرنٹ ہوں۔ ③ حصہ اول کے ہر سوال کے دو نمبر ہیں۔ حصہ دوم کے ہر سوال کے تین نمبر اور حصہ سوم کے ہر سوال کے دس نمبر ہیں۔ کل 100 نمبر کا پرچہ ہے۔

نوٹ: اپنا پرچہ خود حل کریں اگر لکھ نہیں سکتے تو کسی سے لکھوا لیں۔ ہر احمدی کو اس میں شامل ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ سید محمود احمد ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

نام .... ولدیت/ زوجیت .... ذیلی تنظیم ....

نام جماعت/حلقہ .... ضلع .... پتہ .... دستخط مع تاریخ ....

حصہ اول

سامنے دیئے گئے تین آپشنز میں سے صحیح جواب کا نمبر آخری خانہ میں درج کریں۔ (20)

نمبر شمار	سوال	آپشنز	درست نمبر
1	تمام انعامات میں سے بزرگ تر انعام کونسا ہے؟	(1) معرفت (2) رضائے الٰہی (3) وحی یقینی	
2	حضرت مسیح موعود نے کس چیز کا نام ذوالمعارف رکھا ہے؟	(1) یقین (2) قرآن شریف (3) تضرع	
3	شیطان کے قید رکھنے کا زمانہ کتنا ہے؟	(1) ایک ہزار برس (2) تین ہزار برس (3) دو ہزار برس	
4	نجات کی جڑھ اور ذریعہ کیا ہے؟	(1) توبہ (2) یقین (3) فضل الٰہی	
5	خدا کی پاک کتابوں کی رو سے ایک ہزار برس کتنے دنوں کے برابر ہے؟	(1) سات دن (2) پانچ دن (3) ایک دن	
6	حضرت مسیح موعود نے عربی فصیح بلیغ میں کتنی کتابیں لکھیں؟	(1) 30 (2) 22 (3) 15	
7	تمام گناہوں کی جڑھ کیا چیز ہے؟	(1) شراب (2) تکبر (3) جھوٹ	
8	لغت عرب میں نسیکہ کے کیا معنی ہیں؟	(1) پرستش (2) عظمت (3) قربانی	
9	امام مھدی کے متعلق چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کس کتاب میں ہے؟	(1) دار قطنی (2) صحیح مسلم (3) صحیح بخاری	
10	مینار کی بلندی سے کیا مراد ہے؟	(1) بلند حوصلہ (2) بلند ہمتی (3) استقامت	

حصہ دوم

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (30)

حضرت مسیح موعود نے کن لوگوں کا نام دابۃ الارض رکھا ہے؟ (نزول المسیح)

....

2۔ گناہ کی کیا تعریف ہے؟ (عصمت انبیاء)

....

3۔ حضرت مسیح موعود نے کونسے دنوں کو سخت خوفناک قرار دیا ہے؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

....

4۔ سچی محبت میں کیا خوف ہوتا ہے؟ (نزول المسیح)

....

5۔ مسیح موعود کے مینار کے پاس اترنے سے کیا مراد ہے؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

....

6۔ تمام برکات اور یقین کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟ (نزول المسیح)

....

7۔ کون سی دو چیزیں گناہ سے چھڑاتی ہیں؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

....

8۔ گناہ اور فسق و فجور کا علاج کیا ہے؟ (نزول المسیح)

....

9۔ ایمان اور عرفان میں کیا فرق ہے؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

....

10۔ تذلّل کے کیا معنی ہیں؟ (عصمت انبیاء)

....

....

حصہ سوم

مندرجہ ذیل سولات میں سے پانچ کے تفصیلی جوابات لکھیں۔ (50)

سوال نمبر 1: وہ کون سا انتظام ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کو یقین کے مرتبہ تک پہنچانے کیلئے کیا ہے؟ (نزول المسیح)

جواب: ....

سوال نمبر 2: مسلمانوں میں کون سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں جو ایک مصلح کا تقاضا کر رہی ہیں؟ (گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے)

جواب: ....

سوال نمبر 3: انسان کو شفاعت کی کیوں ضرورت ہے؟ (عصمت انبیاء علیہم السلام)

جواب: ....

سوال نمبر 4: سرخی کے چھینٹوں والا واقعہ بیان کریں۔ (نزول المسیح)

جواب: ....

سوال نمبر 5: خدا کے حسن و احسان سے کیا مراد ہے؟ (عصمت انبیاء علیہم السلام)

جواب: ....

سوال نمبر 6: حضرت مسیح موعود کی زندگی میں نصرت الٰہی کا وعدہ کیسے پورا ہوا؟ (نزول المسیح)

جواب: ....

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب

شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا

میں نے پہلی بار قادیان کا سفر 2006ء میں کیا۔ سفر کیا تھا، ایک مقناطیسی کشش تھی جو مجھے دیارِ مسیح زماں کی طرف کھینچے لے جارہی تھی۔ میرے اندر کی کیفیت دل کو گداز کئے جارہی تھی، زبان سے درود اور ذکر خود بخود نکلے جاتا تھا اور آنکھوں سے آبجو رواں تھی۔ ایک لمحہ اس سفر میں ایسا بھی آیا کہ مجھے یوں لگا کہ میری روح میرے جسم سے جدا ہوکر کوچہ ہائے قادیاں کا طواف کرنے لگی ہے۔

دسمبر کی سرد شام کی ملگجی سی دھوپ درو دیوار سے لمحہ بہ لمحہ اتر رہی تھی، واہگہ بارڈر کراس کرنے کے بعد اٹاری سے بس میں بیٹھے اور بس وہاں سے روانہ ہوکر قادیان کی طرف رواں دواں تھی اور میں بس میں بیٹھا اس کی کھڑکی سے لگا گزرنے والے شہروں کو دیکھ رہا تھا۔ انگریزی میں لکھا ہوا کوئی نہ کوئی بورڈ یا اشتہار شہر کے نام سے متعارف کروا دیتا اور میری آنکھوں کے سامنے تاریخ احمدیت کے مناظر ابھر ابھر کر ڈوبنے لگتے۔ ہم امرتسر سے گزر رہے ہیں۔ میرے اردگرد آوازوں کا ایک ہجوم تھا، جذبات کی ملی جلی کیفیات سے بھری ہوئی آوازیں، محبت سے سرشار آوازیں، عشق سے مخمور آوازیں اور میں اپنے اندر سے ابھرنے والی آواز کے ساتھ اپنے دل کو سنبھالتے ہوئے اک تسلسل کے ساتھ ان راستوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ راستے جن پر کبھی وہ قدم پڑے تھے جس نے ان کو روشن تر کردیا تھا، وہ راستے جن پر مسیح پاک کے قدموں سے اٹھنے والی خوشبو اٹھ رہی تھی، جس کو ہر اہل دل محسوس کررہا تھا، پھر یوں ہوا کہ ایک موڑ کے بعد وہ بستی سامنے تھی، جسے مسیح پاک کے قدموں کو چومنے کی سعادت ملی تھی، جہاں کے ذرے ذرے میں اس وجود پاک کی مہک کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں، وہ بستی جہاں وہ لوگ محوخواب تھے جن کی آنکھوں نے اس وجود پاک کی بلائیں لی تھیں، وہ بستی جس کی گلیوں نے اس وجود کے قدموں کی چاپ کو سنا تھا، یہ اینٹ و پتھر و گارے کی عمارتوں سے بنی ایک بستی نہ تھی یہ وہ جگہ تھی جہاں تاریخ مجسم ہوگئی تھی، اب میری سواری اس بستی میں نکلنے والی تھی، جہاں سورج روز اس کی قبر کو سلام کرنے کے لئے طلوع کرتا، جہاں تارے ان ستارہ لوگوں پر رشک کرنے کے لئے چمکتے ہیں جو اس بستی میں آسودہ خاک تھے۔ بس ایک میدان میں آکر رکی اور میں نے دھڑکتے دل، کانپتی روح اور لرزتے قدموں سے قادیان کی سرزمین پر قدم رکھے۔ میری روح کو یہی بات تڑپانے کے لئے کافی تھی کہ اس بستی کی فضا میں اس وجود نے آنکھ کھولی جس کے ہاتھوں میں قوموں کی زمام دی گئی۔ جس کا دل بنی نوع انسان کی محبت میں گداز ہوا، جس کے قلم نے وہ جادو جگایا کہ اہل دل نے اس کو پلکوں پر بٹھایا۔

میں گنگو تیلی راجہ بھوج کی بستی میں ان بکھری یادوں اور تصویروں کو اپنی آنکھوں سے چننے آیا تھا۔

قادیان ایک بستی کا نام نہیں یہ تاریخ کے ایک سفر کا نام ہے ایک ایسا سفر جس کے لئے تاریخ عالم نے کئی کروٹیں لیں، یہ اس شہزادے کی بستی تھی جس کے لئے کنواریاں اپنے ہاتھوں میں شمعیں لئے اس کے راستے کو ضوبار کرنے کے لئے صدیوں سے کھڑی تھیں۔ یہ اس صاحب لواء کی بستی تھی جس کے انتظار میں اہل اللہ کی آنکھیں کھلی رہیں۔

میں اس بستی میں ایک میدان میں کھڑا تھا میرا وجود لرز رہا تھا، میں ایک انجانے خوف میں مبتلا ہوگیا کہ صرف پندرہ دن کے بعد واپس جانا ہے، پھر کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سامان اٹھا کر ایک ریڑھا نما ٹرک پر رکھا جسے اہل قادیان نے مروطہ (Maruta) کا نام دے رکھا ہے۔ پھر ہم دارالضیافت آکر ٹھہر گئے اور تاریخ کی کئی صدیوں نے لمحوں میں ایک سفر طے کرلیا۔ میری آنکھوں میں اولیاء اور اصفیاء اور اہل اللہ کے ذریعے قائم ہونے والے اس نظام کے تمام پہلو گھوم گئے۔ جو ان کے باصفا وجودوں کے ذریعے قائم ہوا۔ جہاں لنگر خانہ اس نظام کا ایک جزو لاینفک تھا۔ لیکن وہ تمام نظام اس عظیم الشان قائم ہونے والے نظام کا ارہاص تھے اور اب خدا تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کے ذریعے ایک ایسا عظیم الشان نظام قائم کردیا۔ جو ان تمام نظاموں کا مجموعہ تھا جہاں تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ تلاوت آیات اور تعلیم علم و حکمت کا چراغ بھی روشن کردیا گیا تھا۔ جس کی روشنی اس بستی سے نکلی اور اس نے چند ہی دنوں میں چار دانگ عالم کو روشن کردیا۔

میں دارالضیافت کی تاریخ کو اپنے نہاں خانہ دل میں روشن تر ہوتے دیکھ رہا تھا اور میرے ذہن کے پردوں پر جلی لفظوں سے مسیحائے زماں کا یہ شعر گردش کررہا تھا۔

میں تھا غریب و بےکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

اب یہاں بہار کے پوربی بولنے والے، ملیالم، تامل، تیلگو بولنے والے، بنگال کے سانولے سلونے چہرے جن کی بھاشا نہ سمجھنے کے باوجود بھی ان کی باتیں سن کر دل کھل اٹھتا تھا، چندی گڑھ کے پنجابی اور روہتکی بولنے والے، انڈونیشیا اور روس کے سفید فام بھی یہاں تھے، کشمیر کے سرخ سیبوں کی طرح حسین اور زعفران زار خوشبو میں بسے محبت اور پیار کی مہک سے گندھے لوگ بھی اس بستی میں تھے۔ سب ایک ہی راگ کے شیدائی تھے۔ جو اس دور کے کرشن کی بنسی سے نکل نکل کر لوگوں کو اپنی اور کھینچ رہا تھا یہ راگ محبت کا راگ تھا یہ آشتی کا پیام تھا، یہ امن کی بھاشا میں تھا جسے سن کر ہر کوئی اس کا شیدائی ہوتا جارہا تھا اور میرے دل پر ان لوگوں کی محبت کا ساون ٹوٹ کر برس رہا تھا۔

میرے قدم اب اپنے شاہ نظام (مسیح دوراں) کی جانب رواں دواں تھے، میں اس زمین کی جانب بڑھ رہا تھا جہاں وہ وجود آسودہ خاک تھا جس نے اس دور میں مذہب کی دنیا میں ایک ایسی ہلچل مچادی جس نے تمام بنی نوع انسان کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔

یہ بہشتی مقبرہ قادیان ہے۔ وہ خاک جہاں ستارے زمین میں اتر آئے ہیں ایک ایک گور میں ایک ایک ستارہ رخشاں ہے اور پوشیدہ ہے ایک ان کہی داستان۔ محبت اور پیار کے کتنے گیت اس میں بج رہے ہیں۔ دارالضیافت سے چند سو گز کی دوری پر واقع بہشتی مقبرہ جہاں تک پہنچنے میں میرے ذہن نے نجانے کتنا سفر طے کرلیا، مجھ پر صرف ایک خیال غالب تھا، ایک گمان مستولی تھا، ایک ظن چھایا ہوا تھا کہ کیا میں قبول کیا جاؤں گا کیا میں اس قابل ہوں کہ اس دربارِ دُربار میں ان موتیوں کو سمیٹ سکوں جن کی بارش یہاں ہورہی۔ میں گمان اور یقین کی ملی جلی کیفیات میں قدم اٹھاتا گرتا پڑتا جیسے کسی بچے نے پہلی مرتبہ قدم اٹھائے ہوں اور وہ رکتا، گرتا، سنبھلتا، لڑکھڑاتا اور کبھی قدم اِدھر اور کبھی اُدھر چلتا ہے یہی کیفیت میری روح کی تھی۔ جسم کا تو عمر کا ساتھ ہے۔ میں عجب سرشاری کی کیفیت میں چلتا اب بہشتی مقبرے کے گیٹ پر کھڑا تھا۔ اندر داخل ہوا تو لمحوں نے وقت کی قید کو توڑ دیا اور گزشتہ سو سال کے کئی مناظر پل بھر میں میری آنکھوں سے گزر گئے۔ میں ان لمحوں کو آنکھوں میں پروئے ہوئے قدم قدم چلتا اس وجود کی قبر پر پہنچا۔ دل عجب سرمستی اور سرشاری کے عالم میں تھا۔ ایک عجب عالم کیف و جذب تھا، کچھ ایسی بات تھی کہ جو جسمانی احساسات سے ماوراتھی، جس کا تعلق اس دنیا کے کم و کیف سے نہ تھا، انسان جسمانی قیود میں زمان و مکان کے دائرے میں بندھا ہوا ہے لیکن بسا اوقات ایسی کیفیات گزر جاتی ہیں جو وقت اور زمانے کی قید سے آزاد ہوتی ہیں۔ جہاں کبھی صدی پل میں اور پل ایک صدی میں گزرتا ہے۔ میں کشاں کشاں قبر تک پہنچا اور میری سوچ اور خیالات کی رو نے بے اختیار میرے لبوں پر ایک دعا جاری کردی السلام ...... میری روح اسی ایک لمحے کی منتظر تھی کہ کبھی میں اس وجود کے دربارِ دُربار میں پہنچوں اور یہ سلام عرض کروں۔ لیکن دل کو ایک دھڑکا سا تھا کہ کیا یہ سلام قبول بھی ہوگا؟ کیا ان مقدس لبوں سے نکلنے والی آواز وعلیکم ...... کو میں کبھی سن بھی پاؤں گا۔ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے اپنے آنکھوں میں آنے والی نمی کو دوسروں سے چھپائے میں زیرلب درود پڑھتا اور سلام کہتا واپس بہشتی مقبرے کے باقی مکینوں کو سلام کرنے کو حاضر ہوا۔

مسیح دوراں کے دائیں طرف کے مکین نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح الاول ہیں۔ جن پر ابد تک آنے والے بنی نوع انسان رشک کرتے رہیں کہ ان کو دربار امام الزمان سے کامل اطاعت کی خلعت ملی وہ اپنی اطاعت میں اسی طرح یکتا و یگانہ ہیں کہ جس طرح نبض تنفس کی پیروی میں۔ جن کے سر پر یہ تاج خود مسیح الزمان نے سجایا

چہ خوش بودے اگر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پراز نور یقیں بودے

یہ خلعت سرفرازی پھر تو کسی کے نصیب میں نہ ہوگی، لاکھ دل بھی نور یقیں بھرے ہوں لیکن اس نوردیں کے سامنے ہمیشہ ان کے سر جھکے رہیں گے اور ان کو کبھی یہ سرفرازی نہ ملے گی کہ نبی کے کنج لب سے رواں ہونے والے الفاظ سے بھلا کسی اور کے لفظ کیا مشابہ ہوں گے۔

یہ قبر مرزا ایوب بیگ صاحب کی ہے جو امام الزماں کی زندگی ہی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے جو محبت مسیح الزمان میں یکتا تھے اور اس پاک صحبت نے ان کے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کردی تھی کہ خود ان کے والد اس پر حیران و ششدر تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں لکھا ہے کہ

(آپ کے) والد صاحب نے اپنے دوست کو بتایا کہ جب میرے یہ دونوں لڑکے 1892ء اور 1893ء کے موسم گرما کی تعطیلات میں میرے پاس بمقام ککرہٹہ ضلع ملتان میں آئے۔ تو میں نے ان کی حالت میں ایک عظیم الشان تبدیلی دیکھی جس سے میں حیران رہ گیا اور میں حیرت میں کہتا تھا کہ اے خدا! تو نے کون سے اسباب ان کے لئے میسر کردیئے جن سے ان کے دلوں میں ایسی تبدیلی ہوئی کہ یہ نُورٌ علیٰ نُور ہوگئے۔ یہ ساری نمازیں پڑھتے ہیں اور ٹھیک وقت پر نہایت ہی شوق اور عشق اور سوز و گداز اور نہایت رقت کے ساتھ کہ ان کی چیخیں بھی نکل جاتیں۔ اکثر ان کے چہروں کو آنسوؤں سے تر دیکھتا اور خشیت الٰہی کے آثار ان کے چہروں پر ظاہر تھے۔ اس وقت ان دونوں بچوں کی بالکل چھوٹی عمر تھی۔ داڑھی کا آغاز تھا۔ میں ان کی اس عمر میں یہ حالت دیکھ کر سجدات شکر بجالاتا نہیں تھکتا تھا اور پہلے جو ان کی روحانی کمزوری کا بوجھ میرے دل پر تھا وہ اتر گیا۔ والد صاحب نے اس دوست سے کہا کہ ان کی اس غایت درجہ کی تبدیلی کا عقد مجھ پر نہ کھلا کہ اس چھوٹی سی عمر میں ان کو یہ فیض اور روحانی برکت کہاں سے ملی۔ کچھ مدت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ یہ رشد انہیں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت سے حاصل ہوئی ہے اور والد صاحب کو حضرت صاحب کی بیعت میں شامل کرنے کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہماری تبدیلی تھی جس نے ان کو حضرت اقدس کی طہارت اور انفاس طیبہ کی نسبت اندازہ لگانے کا اچھا موقعہ دیا۔

(رفقائے احمد جلد 1 صفحہ 186)

اور حضرت مسیح الزمان نے ان کے بارے میں لکھا کہ: ”مرحوم مذکور نیک بخت، جوان صالح اور اولیاء اللہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔“
(رفقائے احمد جلد اول۔ ناشر شیخ محمد اسماعیل پانی پتی در مطبع گیلانی لاہور طبع شد)

میری نگاہوں کے سامنے سینکڑوں قبروں کا ایک سلسلہ تھا لیکن ہر قبر ایک داستان کو اپنے اندر سمائے ہوئے تھی۔ گویا

جدھر دیکھوں مری نظروں کے آگے
انہی نورانیوں کا سلسلہ ہے

ہر قبر سے ایک ہی صدا آرہی تھی کہ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے آدرشوں کو، اپنی خواہشات کو، اپنے جذبوں کو، اپنی جانوں کو، اپنے وقت کو، اپنے اموال کو اپنی عزتوں کو اس مسیح پاک کے قدموں میں لا کر رکھ دیا تھا۔ دیکھو دیکھو ہم نے اپنا وجود اس دیے کی لو کے گرد گھومتے گھومتے اس پر نثار کر دیا اب تمہاری باری ہے۔ ہم نے تو اپنا مرام و مقصود پا لیا اب تمہاری باری ہے کہ تم کس طرح اپنے وجودوں کو مٹا کر اپنے نفس کی ہر دوئی کو ختم کر کے کس طرح اپنے مقصود کو پاتے ہو۔ ہم نے اپنے وجود میں اس مسیحا نفس کی محبت کو جگہ دی اور اس محبت کے طفیل ہمیں خدائے بزرگ و برتر کی معرفت حاصل ہوئی اس کے طفیل ہی ہمیں نبی مکرم ﷺ کے زندگی اور شان، اور بے پناہ قوت قدسیہ کا عرفان ملا، اسی کی نگاہ برق تاب نے ہم میں قرآن سے محبت کے قمقمے روشن کئے اور ہم پر اس کلام کی زندگی عیاں ہوئی، اسی کے وجود سے ہمیں خدا کے کلام کے جاری و ساری ہونے کا علم ہوا۔ یہ مٹی کے گھر نہیں تھے یہ تو روشن چراغ تھے جو منزل کا پتہ دیتے تھے۔

میں دھیرے دھیرے کچھ اور آگے بڑھا۔ اب میرے سامنے وہ مقام روشن تھا جس سے یہ سلسلہ زندگی کی ابدی راہوں کی طرف چلا، جب وہ مسیحا نفس اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا، تو پھر خدا کی دوسری قدرت ظاہر ہوئی۔ جس کا آغاز نورالدین کے وجود باجود سے ہوا۔ اگر نام استعارہ ہوں تو پھر وہ نور جو امام الزماں کے سینے میں چراغ کی مانند روشن ہوا تھا اب نورالدین کے وجود میں روشن ہو گیا اور میرا دل اس یقین سے بھر گیا کہ اس چراغ کی روشنی اب بڑھتی چلی جائے گی۔ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ پر کھڑا گزشتہ سو سال کی تاریخ کو اپنے دل میں دہراتا چلا جا رہا تھا۔ میرے وجود میں ایک آشا روشن ہو گئی امید کامل کا ایک دیپ جل اٹھا کہ جو ہوا وہ میرے سامنے ہے اور یہ استعارہ ہے ان کامیابیوں کا جو آنے والی ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے ایک عزیز نے ایک بار مجھ سے ایک سوال کیا تھا کہ قادیان جا کر تم نے کیا محسوس کیا تو میں نے اسے میرؔ کے اس شعر میں جواب دیا تھا۔

پھر نہ دیکھا کچھ بجز یک شعلہ پر پیچ و تاب
شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا

ہم تو قادیان سے واپس آ گئے لیکن اپنی روح اور اپنا دل وہیں چھوڑ آئے۔ قادیان ایک شہر کا نام نہیں یہ ایک تہذیب کا نام ہے، قادیان ایک روح ہے ایک ایسی روح جو سینکڑوں کروڑوں جسموں میں رہتی ہے اور جس کے بغیر وہ جسم زندہ نہیں رہ سکتے، ان کے دل قادیان کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور اے مسیحا نفس اے میرے محبوب میرے مسیح پاک۔

عجیب کیفیت جذب و حال رکھتی ہے
تمہارے شہر کی آب و ہوا ہمارے لئے
دیئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے
تمہارے نام پہ جس آگ میں جلائے گئے
وہ آگ پھول ہے وہ کیمیا ہمارے لئے

م۔ ش

”اور قومیں اس کے لئے طیار کی ہیں“

حضرت مسیح موعود نے 1889ء کو اذن الٰہی سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور 1891ء میں مشیت ایزدی سے ہی جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا اور اس کے لئے سال میں 3 دن مقرر فرمائے۔

حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں بیان کر دیا تھا۔ سال میں تین ایسے دن جب لوگ اکٹھے ہو کر محض ربانی باتیں سنیں۔ جب یہ پہلا جلسہ سالانہ ہوتا ہے تو اس میں صرف 75 افراد شامل ہوتے ہیں، جو ایک چھوٹی سی بیت میں بیٹھ کر ہی یہ جلسہ منعقد کر لیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان سالانہ جلسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے، حتیٰ کہ آخری جلسہ جو آپ کی زندگی میں 1907ء میں ہوا، اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2 ہزار سے اوپر تھی۔ ہندوستان کے مختلف دور دراز شہروں سے لوگ اس میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے، چند شائد کشمیر سے بھی ہوں۔ اللہ پاک نے آپ کو بہت پہلے فرمایا تھا کہ اس جلسہ کی بنیاد خالص اعلائے کلمہ حق کے لئے ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (-) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 341)

جب کمزور احمدیوں پر اپنے ملکوں میں بہت ظلم ہونے لگے اور زمین ان پر تنگ ہو گئی تو انہوں نے اللہ کے رستے میں طلوع الشمس من المغرب کے ملکوں میں، جہاں بن پڑا ہجرتیں کیں۔ اللہ کے رستے میں حقیر قربانیوں کی توفیق پائی۔ خلافت کے سائے تلے منظّم تو پہلے ہی تھے، آسمانی لہروں سے آواز براہ راست ہر گھر میں پہنچی تو اور منظّم ہوئے۔ سالانہ جلسہ جو پہلے صرف قادیان میں منعقد ہوتا تھا، اب ملکوں ملکوں پھیل چکا تھا اور بڑی شان سے پوری دنیا میں منعقد ہو رہا تھا۔ اس پیارے مسیح پاک کے خلیفہ کو بھی جب قوم کے ظلم و ستم کی وجہ سے پاکستان سے UK ہجرت کرنا پڑی تو UK کا جلسہ ایک لحاظ سے کیا بلکہ ہر لحاظ سے عالمی جلسے کی صورت اختیار کر گیا۔ خاکسار تقریباً ہر سال ہی اللہ کے فضل سے UK کے جلسہ میں شامل ہوتی ہے، وہاں رہائش کے دوران اسلام آباد میں صبح نماز تہجد پر جاتے ہوئے یا پھر گاہے گاہے دیکھتی ہوں کہ انڈونیشیا کی خواتین اپنا گروہ بنا کر نماز پر جا رہی ہیں یا افریقن عورتیں یا پردوں میں لپٹی ہوئی عرب عورتیں یا صاف گوسی یورپین یا بنگلہ دیشی عورتیں یا چینی خواتین تو کسی اکیلی سڑک سے گزرتی ہوئی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہاتی ہوئی سوچتی ہوں کہ اللہ پاک کا فرمان کیسی شان سے پورا ہوا کہ ”اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی“۔

☆..........☆..........☆

مکرم حکیم قاضی محمد نذر صاحب

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کا ذکر خیر

پُر ملال دل کے ساتھ اپنے اُس سدا بہار دوست کی یاد آئی جس کے ساتھ پرائمری سے ہائی سکول تک وقت گزارا۔

احمدیت کے خلاف تھے مگر جب سمجھ آ گئی تو پھر سلسلہ احمدیہ پر فدائیت کے اعلیٰ نمونے دکھائے خلافت سے تو ایسا سچا پیار کہ جب بھی خلیفہ وقت کا نام لیتے تو آنکھیں پُرنم ہو جاتیں۔ جب بھی کسی سے ملنا تو خندہ پیشانی سے ملنا۔

1951ء میں چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تو موضع ڈاہرانوالی کے چند گھرانے بھی جماعت میں شامل کر کے جماعت کا نام جماعت احمدیہ چک چٹھہ ڈاہرانوالی رکھا گیا۔

تو چک چٹھہ کے احمدی احباب کا ڈاہرانوالی میں آنا جانا کچھ زیادہ ہو گیا۔ تبادلہ خیالات بھی چلتا رہتا تھا۔ ڈاہرانوالی کے ایک نوجوان محمد اشرف صاحب مذہبی دلچسپی رکھتے تھے اور اہل حدیث سے ان کا تعلق تھا مگر احمدیوں کے بڑے خلاف تھے انہوں نے کئی بحث مباحثے بھی کروائے۔ اسی دوران جماعت احمدیہ کے درویش صفت عالم مولوی غلام رسول صاحب رسول نگری نظارت اصلاح وارشاد مقامی کی طرف سے تشریف لائے۔ آپ بڑے دعا گو بزرگ تھے۔ محمد اشرف صاحب مولوی صاحب سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھتے۔ مذاق بھی کرتے ایک دفعہ مولوی صاحب نے فرمایا قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب ابن مریم کی مثال بیان ہو۔ تو تیری قوم ٹھٹھہ مخول کرے گی۔ جیسے تم کرتے ہو محمد اشرف نے کہا دکھاؤ مولوی صاحب نے دکھا دیا محمد اشرف صاحب کافی دیر سے بحث وغیرہ کرتے آ رہے تھے حضرت مولوی صاحب کی طبیعت سے بہت متاثر ہوئے بالآخر بیعت کر لی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ جب جماعت احمدیہ ڈاہرانوالی علیحدہ جماعت بنی تو چوہدری رحمت خاں صاحب کی وفات کے بعد محمد اشرف صاحب صدر جماعت منتخب ہو گئے۔

چوہدری محمد اشرف صاحب بڑے نڈر بہادر اور کبڈی کے بڑے زبردست کھلاڑی تھے چوہدری رحمت خاں صاحب سابق صدر جماعت کبڈی میں محمد اشرف صاحب کے استاد بھی تھے۔

غالباً 63-1962ء میں موضع جید کے۔ کے کلر میں کبڈی کا میچ ہوا۔ علاقہ کے نامور کھلاڑی آئے ضلع شیخوپورہ کا ایک کھلاڑی جس کی بڑی دھوم تھی۔ کھیل کے آخر میں میدان میں نکلا چوہدری محمد اشرف صاحب مقابلہ کے لئے گئے تو اسے گرا لیا۔ جس پر کبڈی ختم ہونے کا اعلان ہو گیا۔ چوہدری محمد اشرف صاحب کی پیدائش غالباً 1934ء کی تھی اور وفات مورخہ 19 مئی 2010ء کو 76 سال کی عمر میں پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد شفیع خان صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد الطاف خان انور صاحب کا ذکر خیر

میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد الطاف خان صاحب ریٹائرمنٹ سے قبل لاہور میں سرکاری فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے معاً بعد مرکز میں منتقل ہوگئے جہاں انہوں نے طاہر آباد میں مکان خریدا اور مستقل رہائش اختیار کرلی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے دیگر بیشمار احباب کی طرح وہ بھی اوصاف حمیدہ سے بفضل اللہ تعالیٰ مزین تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص توفیق اور فضل عظیم کے نتیجہ میں انہیں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی قوت قدسیہ سے سیراب ہونے کا بابرکت موقع میسر آیا۔ ان کی زندگی کے قابل رشک واقعات تو بہت ہیں لیکن یہاں ان کے چند ایک عقیدت و احترام کے نمونے جن میں عشق رسول اکرم ﷺ حضرت مسیح موعود اور آپ کے مبارک اور بابرکت وجود خلفاء احمدیت سے جذباتی لگاؤ کے واقعات شامل ہیں بغرض دعا و درجات کی بلندی واستفادہ لواحقین پیش خدمت ہیں۔

قرآن کریم سے محبت

آپ کو قرآن کریم سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا اور پھر قرآن حکیم کی بہت سی سورتیں حفظ کرلیں۔

تفسیر صغیر، ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ہمیشہ استفادہ کرتے۔ تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے نثر اور منظوم کلام سے ہمیشہ دلی سکون پایا اور روح کو معطر کیا۔ آپ نے بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت کو اپنے معمولات زندگی کا حصہ بنایا۔ نماز فجر کے بعد اور عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد قرآن کریم کی تلاوت آخری سانس تک کرتے رہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے ایسی خوبی اور آواز آپ کو ودیعت کر رکھی تھی کہ جب آپ عربی تلفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر قرآن حکیم کی عظمت و احترام کے تمام تر تقاضے پورے کرتے ہوئے تلاوت کرتے تو سامعین پر وجد طاری ہوجاتا۔ آپ جب تک خادم رہے تلاوت قرآن کریم اور خوبصورت قراءت کا اول انعام آپ نے سالانہ مقابلہ قراءت میں حاصل کیا اور سند خوشنودی حاصل کی۔ آپ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد فکر معاش میں کراچی چلے گئے۔ بیت الذکر مارٹن روڈ میں بسیرا کرلیا۔ خدام کی ماہانہ میٹنگ میں تلاوت کا شرف حاصل کیا تو ایک احمدی سیکشن آفیسر چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم جو اس وقت تھوڑے ہی فاصلے پر سرکاری رہائش گاہ میں رہتے تھے انہوں نے مرحوم بھائی جان سے کہا۔ میں آپ کی تلاوت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کو میں ایک کمرہ بغیر کرایہ دیتا ہوں۔ آپ میرے دو بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیا کریں نیز ہم میاں بیوی آپ کی اس روح پرور کلام خداوندی کی تلاوت سے صبح و شام روحانی سکون حاصل کرسکیں گے۔ آپ نے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت تو قبول کرلی لیکن بیت میں رہائش ترک کرنے سے انکار کردیا۔ کہنے لگے میں فجر کی نداء دیتا ہوں میں یہ سعادت رہائش کی خاطر قربان نہیں کرسکتا۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ زندگی بھر پڑھاتے رہے۔ راقم الحروف نے بھی بچپن میں قرآن کریم ناظرہ آپ سے پڑھا۔

نماز تہجد اور نماز باجماعت کی پابندی

آپ نے زندگی بھر پابندی کے ساتھ نماز تہجد ادا کی جب ابھی وہ طفل تھے والد صاحب کو تہجد کی ادائیگی کرتے دیکھتے تھے تو نیند سے بیدار ہوکر اپنے والد صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر تہجد ادا کرلیا کرتے اور یہ سعادت انہیں خدا کے فضل سے آخری عمر تک نصیب ہوئی۔

نماز باجماعت پنجگانہ کا التزام کرتے۔ بیت میں ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے رہے آخری عمر میں جب بیت کی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے تھے تب بھی سہارے سے بیت کی سیڑھیاں طے کرتے اور بیت میں نماز باجماعت ادا کرتے۔ مقررہ وقت سے قبل بیت میں جانے کی عادت کو انہوں نے نہیں چھوڑا وہ نماز کی ادائیگی سے قبل نوافل، درود شریف اور دعاؤں میں وقت گزارتے۔

خلافت سے محبت

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو روزانہ دعائیہ خط تحریر کرتے تھے۔ نماز تہجد، نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہونے کے بعد حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں دعائیہ خط تحریر کرنے کے بعد معمولات زندگی کی ابتداء کرتے تھے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں تحریر کیا حضور پُرنور حضرت مسیح موعود کا الہام مبارک ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم ہوئی جس کے قیام کی اطلاع حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو دی۔ آپ خلیفہ وقت کے منصب پر من جانب اللہ فائز ہیں اس ناطے آپ حضرت مسیح موعود سے وابستہ جاری و ساری فیوض و برکات کے امین و وارث ہیں مجھ ناتواں مجبور و بیکس پر نظر عنایت فرماتے ہوئے اپنا کوئی بھی استعمال شدہ جامہ مرحمت فرماویں تاکہ میں برکت پاؤں۔ چنانچہ حضور پُرنور نے نہایت شفقت اور رحم کا سلوک فرماتے ہوئے آپ کو اپنی استعمال شدہ بنیان عطا فرمائی۔ جو آپ نے نہایت ادب واحترام سے بصد عقیدت تا آخری سفر سنبھال کر رکھی ہے۔ خلافت خامسہ کے قیام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور روز اول سے ہی آپ کی خدمت اقدس میں روزانہ حسب سابق دعائیہ خطوط تا وفات لکھنے کی سعادت پائی۔

آپ نے اپنی زندگی میں حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنا استعمال شدہ جامہ مرحمت فرمانے کے لئے التجاء کی جو حضور پُرنور نے ازراہ بعد شفقت قبول فرمائی اور آپ کو اپنا استعمال شدہ جامہ (قمیص وشلوار) اپنی بیشمار دعاؤں سے معطر فرما کر ارسال فرمایا۔ آپ نے یہ بابرکت بے مثال تحفے جان سے زیادہ عزیز رکھے اور اپنے عزیز و اقارب و دوست و احباب کو حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بے پناہ شفقت اور عنایات کا ذکر کرتے تو آبدیدہ ہوجاتے۔

ابتدائی حالات

آپ قادیان میں 1935ء میں محلّہ ناصر آباد میں مکرم محمد شہزادہ خان صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کے ہاں تولد ہوئے ان کی پہلی اولاد تھے۔ قیام پاکستان کے بعد والد صاحب چونکہ جامعہ احمدیہ کے استاد تھے اس لئے موضع احمد نگر میں بچپن گزارا میٹرک ٹی آئی ہائی سکول چنیوٹ سے کیا۔ کچھ عرصہ کراچی میں فکر معاش میں رہے چند برس وکیل التبشیر کے دفتر میں بطور ٹائپسٹ ملازمت کی۔ حکومت پاکستان نے ایل ایس ایم ایف ڈاکٹری کا 3 سالہ کورس شروع کیا تو آپ نے وہ پاس کرلیا اور سرکاری ہسپتال میں اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر (AMO) ملازم ہوگئے۔ 1995ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔

آپ کی پہلی شادی حضرت محمد حسین صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی منصورہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جو اللہ کے فضل وکرم سے سب صاحب اولاد ہیں۔ پہلی بیوی کی وفات 1992ء میں ہوئی جس کے بعد آپ نے 2002ء میں ایک بیوہ سے عقد ثانی کیا جس کی دو چھوٹی بچیاں بعمر 4 سال اور 6 برس کی تھیں مرحوم کو دو یتیم بچیوں کو میٹرک تک تعلیم دلوانے اور کفالت کا موقع میسر آیا۔ بڑی بیٹی کی نسبت وفات سے چند یوم قبل رشتہ طے کر چکے تھے لیکن رخصتی کی مہلت نہیں ملی۔ پنشن قلیل تھی اس لئے ان بچیوں کی تعلیم پرورش کیلئے ایام پیری میں بھی اپنا کلینک طاہر آباد میں وفات تک چلاتے رہے۔ آپ موصی تھے اور بفضل اللہ تعالیٰ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب جماعت سے درجات کی بلندی کیلئے درخواست دعا ہے۔ لواحقین بشمول دوست احباب کیلئے صبر جمیل کی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

۞ مکرمہ رومانہ عزیز صاحبہ دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے دو بیٹوں عمیر احمد اور محسن احمد پسران مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا حال دارالفتوح غربی ربوہ نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 20/اگست 2014ء کو مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے تقریب آمین میں بچوں سے قرآن پاک کی چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔ قرآن پاک پڑھانے کی سعادت محترمہ شوکت اسد صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کے معارف سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ ناصرہ قاسم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بہن مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد نصر اللہ صاحب سانگھڑ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 9 جولائی 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرتے ہوئے فرید احمد ریحان نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد شریف طاہر صاحب مرحوم سانگھڑ کا پوتا اور مکرم رانا مقبول احمد صاحب مصطفیٰ فارم کنری کا نواسہ ہے۔

اسی طرح دوسری بہن مکرمہ شگفتہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مسعود احمد صاحب مصطفیٰ فارم کنری کو دو بیٹوں کے بعد مورخہ 16 ستمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام طوبیٰ سحر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا منظور احمد صاحب مرحوم مصطفیٰ فارم کی پوتی اور مکرم رانا مقبول احمد صاحب مصطفیٰ فارم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو باعمر کرے، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرمہ بشارت النساء صاحبہ کوارٹرز وقف جدید دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ جنت النساء صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم سابق کارکن وقف جدید بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح خاکسارہ کے پاؤں پر چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے چلنے میں تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

آواز سے بجلی پیدا کرنے والی ایجاد

ہانگ کانگ یونیورسٹی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین نے آواز کو جذب کرنے والی ایسی پلیٹس تیار کی ہیں جو مطلوبہ فریکوئنسی کے مطابق مطابقت پیدا کرتے ہوئے انتہائی کم فریکوئنسی والی آواز کو بھی جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں جبکہ ان پلیٹس سے بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ انسان کی موجودہ سماعت کے لئے آواز کا کم سے کم 17 ملی میٹر حدود میں ہونا ضروری ہے۔ اس سے کم موٹائی والی آواز انسانی سماعت میں نہیں آتی۔ نئی پلیٹس کی مدد سے انسان کم فریکوئنسی کی آواز سننے کے قابل ہو جائیں گے۔ جبکہ اس سے بجلی پیدا کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔ پلیٹس کی مدد سے انسان 2 سینٹی میٹر کے مرکز میں پیدا ہونے والی آواز بھی سن سکتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان 5 ستمبر 2014ء)

محفوظ ترین سلیپنگ بیگ

شدید جھکڑ اور طوفان سے بچنے کے لئے نسبتاً سستا اور محفوظ سلیپنگ بیگ تیار کیا گیا ہے۔ یہ فل سائز بیگ اسی میٹریل سے بنایا گیا ہے، جو بلٹ پروف جیکٹوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے تہہ کرنے کے بعد اس کا وزن 12 پاؤنڈ ہوتا ہے۔ اس میں دو بالغ افراد کے علاوہ ایک بچہ بھی سو سکتا ہے۔ اس بیگ میں اگر دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چھید کیا جائے تب بھی یہ پنکچر نہیں ہوتا۔

(روزنامہ ایکسپریس 16 ستمبر 2014ء)

512GB ڈیٹا محفوظ کرنے والا کارڈ

واشنگٹن، سان ڈسک (San Disk) نامی کمپنی نے 512GB ڈیٹا محفوظ رکھنے والا میموری کارڈ متعارف کروایا ہے۔ جو کہ ویڈیو گرافرز اور فوٹو گرافرز کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ 512GB کے علاوہ یہ کارڈ 265GB اور 125GB میں بھی دستیاب ہوگا۔

(روزنامہ پاکستان 14 ستمبر 2014ء)

ایپل کی سمارٹ گھڑی

اس سمارٹ گھڑی میں فٹنس ٹریکر اور دیگر کئی طرح کے ایپس چلائے جاسکتے ہیں اور اس کا ڈسپلے ٹچ سکرین ہے۔ اس گھڑی کی قیمت 349 ڈالر رکھی گئی ہے۔

(بی بی سی اُردو 10 ستمبر 2014ء)

پہلی تھری ڈی پرنٹڈ گاڑی کا کامیاب تجربہ

تھری ڈی پرنٹر کی مدد سے تیار کردہ دنیا کی سب سے پہلی چلنے کے لائق گاڑی کی کامیاب ٹیسٹ ڈرائیو کا مظاہرہ کیا گیا۔ امریکی شہر شکاگو میں جاری انٹرنیشنل مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجی شو 2014ء کے دوران تھری ڈی پرنٹر کی مدد سے تیار کردہ یہ گاڑی نمائش کے لئے پیش کی گئی۔ ٹیکنالوجی شو میں معروف آٹومیکر فرم لوکل موٹرز نے براہ راست 44 گھنٹے تک حاضرین کی موجودگی میں گاڑی کے مختلف پرزہ جات کو 40 حصوں میں تھری ڈی پرنٹر کی مدد سے پرنٹ کا منفرد کارنامہ سرانجام دیا۔ ان تمام پرزوں کو بعد ازاں لوکل موٹرز کی ٹیم نے مشینری کے ذریعے ایک گاڑی کی شکل میں یکجا کیا جس کے لئے وائرنگ بیٹری اور ٹائرز وغیرہ دیگر سپلائرز سے حاصل کر کے منسلک کئے گئے۔ 1500 پاؤنڈ وزن کی حامل دی سٹراٹی نامی یہ گاڑی 40 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس کی قیمت فروخت کم و بیش 18 ہزار ڈالر ہے۔

(روزنامہ دنیا 19 ستمبر 2014ء)

سوٹ کیس کی شکل کا ہوٹل

جرمنی کے شہر لونزیانو میں دنیا کا سب سے چھوٹا ہوٹل بنایا گیا ہے جو ایک سوٹ کیس کی شکل کا ہے۔ سوٹ کیس نامی یہ ہوٹل 9 فٹ لمبا اور 4 فٹ چوڑا ہے جس میں صرف دو افراد رہ سکتے ہیں۔ ہوٹل کا ایک رات کا کرایہ 15 یورو ہے۔ اب تک تین ہزار افراد اس ہوٹل میں رہنے کا منفرد تجربہ کر چکے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 19 ستمبر 2014ء)

تیز ترین ویب براؤزر

میک سٹھن ویب براؤزر نے اپنی سروسز کے معیار کو مزید بہتر بناتے ہوئے نیا ویب براؤزر میکس نائٹرو پیش کیا ہے جو نہ صرف استعمال میں آسان ہے بلکہ کمپنی کے دعویٰ کے مطابق اس وقت کا سب سے تیز ترین ویب براؤزر بھی ہے۔ یہ ویب براؤزر جو فی الوقت صرف ونڈوز صارفین کے لئے دستیاب ہے، دیگر مشہور براؤزرز کے مقابلے میں جلدی انسٹال ہو جاتا ہے اور تین گنا تیزی سے کھلتا ہے، اس براؤزر کا انٹرفیس بہت ہی آسان اور سادہ ہے جس کی بدولت یہ کافی تیزی سے کام کرتا ہے اور کروم کے مقابلے میں کوئی بھی ویب سائٹ تیس فیصد تیزی سے کھولتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 19 ستمبر 2014ء)

موبائل چارج کرنے والا پرس

نیو یارک میں ایک پرس تیار کیا گیا ہے۔ اس پرس میں ایک چارجر لگایا گیا ہے جسے پہلے چارج کیا جاتا ہے اور جب یہ چارجر چارج ہو جاتا ہے تو پھر یہ دو ہفتوں تک موبائل کو چارج کرسکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 23 جولائی 2014ء)

کڑھی پتا۔ایک ہربل ٹانک

کڑھی پتے ایک خوبصورت، خوشبودار اور کم و بیش سدا بہار درخت سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ درخت دراصل بڑی سی جھاڑی ہوتا ہے۔ جو ڈیڑھ میٹر تک بلند ہو جاتی ہے۔ پتوں کی لمبائی 3 سے 5 سینٹی میٹر جبکہ کناروں پر باریک سے دندانے ہوتے ہیں۔

برصغیر اور سری لنکا کا یہ درخت تمام نیم استوائی خطے میں بالخصوص زرخیر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ کڑھی پتوں میں ہربل ٹانک جیسی خوبیاں ہوتی ہیں یہ معدے کے افعال مستعد بناتے اور اس کی کارکردگی کو فروغ دیتے ہیں۔ 15 گرام پتوں سے حاصل کیا گیا جوس لسّی میں ڈال کر پینا معدے کے لئے مفید ہوتا ہے۔

نظام ہضم کی خرابیاں دور کرنے کے لئے تازہ پتوں کا جوس، لیموں کے رس اور شہد کے ساتھ ملا کر پینا بدہضمی، متلی، قے وغیرہ کی شکایت دور کرتا ہے۔ کڑھی پتے کے درخت کی جڑ بھی بہت سی لمبی خوبیاں رکھتی ہے۔ جڑ سے نکالا گیا رس گردوں کے درد سے نجات دیتا ہے۔ کڑھی پتے کا کھلا استعمال بالوں کو جلد سفید ہونے سے روکتا ہے۔ اسی طرح اس کے پتوں کا تازہ جوس آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھیں روشن اور چمکدار ہو جاتی ہیں یہ استعمال موتیا کا جلد اترنا بھی روکتا ہے۔ اس کا استعمال متعدد کھانوں میں بھی کیا جاتا ہے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

بلوچ موٹر پوائنٹ
نئی اور پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
17 بلال مارکیٹ ربوہ
0345-6311000,0300-7710709
asifbaloch786@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

ربوہ میں طلوع وغروب یکم اکتوبر

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:56

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم اکتوبر 2014ء

6:30 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 28 جون 2008ء
1:35 pm	سوال و جواب
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2008ء
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
11:20 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا

جنریٹر برائے فروخت
جاپانی جنریٹر 7-KV پٹرول اور گیس دونوں پہ چلتا ہے۔
محلّہ دارالبرکات 9/29 ربوہ
047-6211642,0337-7221268

F R S RABWAH
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
- یورپین طرز تعلیم، بیگ اٹھانے کی زحمت ختم
- کوئی ہوم ورک نہیں، نرسری تا ششم بوائز کے لئے
- اور نرسری تا ہشتم گرلز داخلے جاری ہیں۔
- انگلش کیلئے لیڈی ٹیچر کی بھی ضرورت ہے۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6211346 موبائل 0332-7057097

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10